بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ربوہ
فون ۴۴۹
جلد ۷۱/۳۶ | منگل ۲۷ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ، ۱۴ فتح ۱۳۶۱ ہش، ۱۴ دسمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۸۰

ربوہ: ۱۳ فتح / دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
"رات سے سخت نزلہ ہوگیا ہے۔ بخار بھی ہوگیا ہے۔ طبیعت ناساز ہے"
احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے جملہ بیماریوں سے شفا عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلسِ ارشاد

قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ حاکم کی اطاعت کرو بشرطیکہ وہ قرآن و سنّت کے خلاف کوئی حکم نہ دے

عالمگیر ہونے کا دعویدار کوئی مذہب اپنے پیروکاروں کو حاکموں کا باغی نہیں بنا سکتا

قرآنِ کریم کسی علاقے کی فتح کی بات نہیں کرتا، فتح مُبین سے مُراد شرک پر فتح ہے

اگر کوئی ہمارے حقوق غصب کرتا ہے تو کرتا رہے یہ حقوق اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے گا

صُلح حُدیبیہ کی اصل رُوح یہ ہے کہ انتہائی مشتعل جذبات پر بھی خُدا کی خاطر قابو رکھنا اور جنگ کی حالت نہ پیدا ہونے دینا

مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مرتبہ: مکرم بشیر احمد اختر صاحب۔ صیغہ زود نویسی ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۶ اخاء ۱۳۶۱ ہش (۱۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں احباب کے درمیان تشریف فرما رہے اور احباب کو بیش قیمت ارشادات سے نوازا۔ اس مجلس کی روداد درج ذیل ہے

سب سے پہلے حضور نے محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب جو آجکل امریکہ میں بغرضِ علاج مقیم ہیں، کی صحت یابی کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

"مولوی عبدالمالک خاں صاحب کی طبیعت خراب تھی۔ پاؤں میں CORN تھا۔ وہ خراب ہوگیا تھا۔ اب اچھی رپورٹ آئی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

(محترم مولانا موصوف اب تجریت واپس تشریف لے آئے ہیں اور طبیعت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہے)

بعض احباب نے اپنے عزیزوں کی بیماری کا ذکر کرکے حضور سے دعا کے لیے عرض کی اور درخواست کی کہ حضور ازراہ ذرہ نوازی ان کے لیے دوائی بھی تجویز فرمائیں۔ حضور نے سب کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ آپ مجھے لکھ کر بھجوا دیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ دوائی تجویز کر دوں گا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض حلقوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ نے یہ عقیدہ بنا لیا ہے کہ غیر مسلم حکومت کی اطاعت ایک مذہبی فریضہ ہے اس لیے غیر مسلم حکومتیں احمدیوں کو مساجد کے لیے زمین دے رہی ہیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے غیر مسلم حکومت کی اطاعت کے سلسلہ اسلامی نقطۂ نظر کی نہایت عمدہ پیرایے میں وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

غیر مسلم حکومت کی اطاعت

"بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایک آیت ہے
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ..... (النساء آیت ۶۰)
ابھی میں نے پوری آیت نہیں پڑھی۔ یہ وہ حصہ ہے جو خاص طور پر زیر بحث آتا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور صاحب امر کی اطاعت کرو۔

اولی الامر کا مطلب

اس بارے میں جماعت احمدیہ کا اور غیر از جماعت علماء کا اختلاف چلا آرہا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ یہاں 'اولی الامر' سے مراد حاکم ہے۔ عربی میں اس کا یہی ترجمہ بنتا ہے کہ حاکم کی اطاعت کرو۔ اور اس بات کی تخصیص نہیں فرمائی کہ دینی حاکم ہو تو اطاعت کرو اور اور غیر دینی ہو تو اطاعت نہ کرو۔ اسلام کا ایک ESTABLISHED نظام ہے۔ اسلام تمام دنیا میں امن کی ضمانت دیتا ہے۔ اور اس کے احکامات کا ساری دنیا سے تعلق ہے۔ اس بنا پر اولی الامر کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اولی الامر اس کو کہتے ہیں جس کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور ہوتی ہے حکومت شخصی ہو یا ڈیموکریسی ہو یا ڈکٹیٹر شپ ہو، اس سے بحث ہی نہیں ہے۔ جہاں بھی کوئی ESTABLISHED حکومت ہو، وہاں جو بھی اولی الامر ہے اس کی اطاعت کرو۔

علماء کہتے ہیں کہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ یہاں صرف دینی اولی الامر مراد ہے یعنی مسلمانوں میں سے جو تمہارا اولی الامر ہو، اس کی اطاعت کرو۔ اس کے سوا ہم اس کا کوئی اور ترجمہ قبول ہی نہیں کریں گے۔

اس کے بہت سے تفصیلی پہلو ہیں۔ وہ میں باری باری آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

(مسلسل صفحہ ۲ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

ایک یہ ہے کہ اگر 'اولی الامر' سے تمام صاحب امر مراد نہیں اور صرف مسلمان حاکم مراد ہیں تو مسلمان حاکموں کی تو آگے کوئی تخصیص نہیں کی گئی کہ ڈیموکریٹک ہوں یا آمر، ڈکٹیٹر ہوں یا فاشسٹ (FASCIST)۔ اوّل تو یہ بڑا تعجب انگیز مسئلہ ہے کہ وہاں پھر بات عام ہو جائیگی بہر حال جو بھی مسلمان حاکم ہوگا خواہ وہ کسی بھی حکومت اور نظامِ حکومت کا قائل ہو ان علما کی تشریح کے مطابق اس کی بات ماننی ہے اور غیر اسلامی حاکم کا حکم نہیں ماننا۔ پس جب صرف مسلمان حاکم کی بات ماننی ہے تو اس کے برعکس یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اگر ہندوستان میں کوئی مسلمان بس رہا ہے تو چونکہ ہندوستان کا حاکم مسلمان نہیں اس لیے ان علماء کی تشریح کے مطابق وہاں پر مسلمان کے لیے اس حکومت کا باغی ہونا ضروری ہے۔ اگر انگلستان میں کوئی مسلمان بس رہا ہے تو قرآنی تعلیم کے مطابق جو ان علماء نے سمجھی اس کا بغاوت کرنا ضروری ہے اور یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ میں تمہارا قانون نہیں مانتا۔ تو اس آیت کی اس تشریح کے تابع دنیا کے کسی بھی حصے میں بسنے والا ہر مسلمان اپنے ملک کا باغی قرار پائے گا بلکہ اس کا فرض ہوگا کہ بغاوت کرے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اس کے سوا کوئی عام حکم نہیں ملتا کہ حاکم کی اطاعت کرو اور ان علماء کے نزدیک یہاں مسلمان حاکم کی شرط ہے۔ اس طرح تو گویا یہ تعلیم ساری دنیا میں مسلمانوں کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس جگہ بھی بغاوت ان معنوں میں ہو کہ ہم تمہارے قانون کو نہیں مانتے وہ HIGH TREASON کہلاتی ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ سزائیں مقرر ہیں۔ لیکن جب بھی کوئی مسلمان عالم دنیا کے دورہ پر جاتا ہے تو وہاں جا کر یہ اعلان نہیں کرتا کہ میں تمہارے قانون کو نہیں مانتا، نہ ہی عملاً قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے ورنہ پکڑا جاتا۔ جتنے بھی افریقہ کے دورے پر گئے ہیں اور حال ہی میں جنوبی افریقہ کا چکر بھی لگایا ہے۔ ویزے لگوا کر گئے ہیں۔ وہاں جا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ماتحت ہیں اور تمہارے قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ مولانا مودودی بھی امریکہ گئے تھے تو وہاں کے قانون کے تابع گئے تھے۔ اب بھی جتنے جاتے ہیں اسی طرح جاتے ہیں۔ ویزا عملاً اس شرط پر ملتا ہے کہ ہم تمہارے حکم کے تابع چلیں گے اور تمہارے قانون کے پابند ہوں گے ورنہ ویزا مل ہی نہیں سکتا۔ تمام حکومتوں میں یہ بات UNDERSTOOD ہے کہ ویزا اس ضمانت پر ملتا ہے کہ وہاں جانے والا اس حکومت کے تابع ہوگا ورنہ کوئی حکومت ویزا نہیں دیتی اس طرح تو عالم اسلام کے سفر بند ہو جائیں گے۔ پھر وہ غیر ملکوں کے سفر کیوں اختیار کرتے ہیں؟ یا پھر کہیں کہ ہم باغی ہیں۔ ہم قانون توڑ کر سرحدوں میں داخل ہوں گے اور اسی طرح رہیں گے۔

غیر اسلامی حکومت کی اطاعت کی اجازت؟

اب سوال یہ ہے کہ غیر اسلامی حکومت کے ماتحت رہنے اور اس کے اطاعت گزار ہونے کی اجازت انہیں کس طرح ملی؟ اگر آیت زیرِ بحث میں غیر اسلامی حکومت کی اطاعت کا ذکر نہیں تو پھر اور کہاں ہے؟

پس 'اولی الامر' کی اطاعت کے عملاً تو قائل ہیں لیکن عقیدۃً مخالف۔ اس صورتِ حال پر قرآن کریم کا یہ حکم صادق آتا ہے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

(الصف آیت: ۴)

یعنی (چھوٹے گناہ نہیں) بہت بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ تم کہو کچھ اور اور کرو کچھ اور۔ اگر ان علماء کا مندرجہ بالا مسلک مان لیا جائے تو عالم اسلام میں حیرت انگیز تضاد پیدا ہو جائے گا۔

پس عمل کچھ اور ہے اور دعویٰ کچھ اور۔ اور دعویٰ عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ مذہب جو عالمگیر ہونے کا دعویدار ہو اور جس نے ساری دنیا میں پھیلنا ہو وہ یہ اعلان کر کے پھیل ہی نہیں سکتا کہ جہاں بھی میں اپنا ماننے والا پیدا کروں گا۔ وہاں کی حکومت کا باغی پیدا کروں گا۔ اس لیے اگر کوئی اسلام کی طرف سے اس اعلان کے ساتھ تبلیغ کے لیے نکلے تو اس کو کون تبلیغ کرنے دے گا۔ بلکہ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ بند کرنے کا یہ ایک بڑا اچھا طریقہ ہے۔ اشتراکیت کو تو پھر بھی آزادی ہے کیونکہ ان کے ہاں ہشیاری سے بات کی جاتی ہے۔ وہ کہتے کہ ہم تمہارے قانون کے تابع ہیں ہم تو صرف نظریہ پھیلا رہے ہیں لیکن اسلام کی تبلیغ کی راہ بند کرنے کی اس سے اچھی ترکیب مولوی نہیں سوچ سکتا کہ اس آیت کا یہ ترجمہ کر جائے کہ کسی مسلمان کو کسی غیر اسلامی حاکم کی اطاعت کی ہرگز اجازت ہی نہیں۔ پھر ہندوستان میں کیا کرتے ہیں؟ ساری دنیا میں کیا کرتے پھر رہے ہیں؟ تو کردار اور قول میں حیرت انگیز تضاد ہے۔

مِنْكُمْ کی تشریح

لیکن اس بحث کا اگلا پہلو اور بھی زیادہ قابلِ افسوس ہے اور وہ یہ ہے کہ جب وہ ہم سے دوسرے مسائل پر بحث کرتے ہیں تو اس آیت میں پیش کردہ اپنا سارا موقف خود ہی تبدیل کر لیتے ہیں۔

اس کی وضاحت اس طرح پر ہے کہ گریمر کا یہ قائدہ ہے کہ جب کسی اسم پر 'ال' آجائے تو وہ کسی اور اسم کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کی ضرورت ہو تو اس کے بعد کے اسم سے پہلے مِنْ داخل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن فی الحال آپ اس بات کو بھول جائیں۔ میں آپ کو اردو میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں کہ بحث کیا ہے؟ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا مسیح بن مریم، جس لقب سے بھی یاد کریں، وہ دوبارہ اس شکل میں ظاہر ہوگا کہ 'تمہارا امام' ہوگا لیکن وہ امام تم میں سے ہوگا۔ اگر 'تمہارا امام' کہدیا جائے تو مِنْكُمْ کہنے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ 'تم میں سے' ترجمہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ مِنْكُمْ کا ترجمہ بھی تمہارا ہو جاتا ہے۔ مِنْكُمْ کے دو ترجمے ہیں:

یا "تم میں سے" جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔

یا "تمہارا"۔

تیسرا کوئی ترجمہ نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کسی زبان میں بھی دو دفعہ 'تمہارا' نہیں بول سکتے۔ 'تمہارا۔ تمہارا، امام ہوگا' کیا مطلب؟ نہایت لغو بات بنتی ہے۔ جبتک یہاں مِنْكُمْ کا ترجمہ 'تم میں سے' نہ کریں GRAMATICALLY یعنی گریمر کی رو سے مِنْكُمْ کہنا زائد از ضرورت اور غلط ہے۔ اِمَامُكُمْ کافی تھا یعنی تمہارا امام۔ پس جب 'تمہارا امام' کہنے کے بعد لفظ مِنْكُمْ کا استعمال فرمایا گیا تو ظاہر ہے کہ یہاں مِنْكُمْ 'تمہارا' کے معنوں میں استعمال نہیں ہو سکتا ورنہ فقرہ یوں بن جائے گا 'تمہارا امام تمہارا'، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو امام الکلام تھے۔ لہٰذا آپ کس طرح یہ مجمل بات فرما سکتے تھے۔ ایسی بات آپ کی طرف منسوب کرنا انتہائی افسوسناک فعل ہے۔ ہاں اگر مِنْكُمْ کا ترجمہ اس قرینہ کی وجہ سے کہ پہلے 'تمہارا' کہدیا گیا ہے 'تمہارا' نہ کیا جائے بلکہ 'تم میں سے' کر دیا جائے تو اعتراض اٹھ جاتا ہے اور بات واضح ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ترجمہ یہ بنتا ہے کہ مسیح ابن مریم تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس اس صورت میں تو قرائن مجبور کرتے ہیں کہ مِنْكُمْ کا ترجمہ 'تمہارا' کی بجائے 'تم میں سے' کیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود علماء کا یہ اصرار ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم) میں مِنْكُمْ کا ترجمہ تمہارا کیا جائے۔ حالانکہ اس حدیث کی دوسری روایت میں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کے الفاظ ہیں اور ان الفاظ کے لحاظ سے مِنْكُمْ کا ترجمہ 'تمہارا' نہیں ہو سکتا ورنہ روایت بے معنی ہو جائے گی۔ کیونکہ 'تمہارا امام تمہارا' ایک لغو کلام ہوگا۔

اب رہا یہ سوال کہ اُولِی الامر مِنْكُمْ میں ہم مِنْكُمْ کا ترجمہ 'تمہارا' کیوں کرتے ہیں 'تم میں سے' کیوں نہیں کرتے، تو اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ ہے کہ واضح قرینہ یہ بتا رہا ہے کہ اولی الامر، مِنْ کے واسطہ سے کُمْ کی طرف مضاف ہے۔ اُولی الامر کا مطلب ہے صاحبِ امر اور مِنْكُمْ کا مطلب ہے تمہارا۔ پس یہاں 'تمہارا' ترجمہ کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں اور سیاق و سباق کے لحاظ سے بالکل درست بیٹھتا ہے۔ بلکہ عربی کی معمولی شدھ بدھ رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ تمہارا اولی الامر کہنا ہو تو اُولِی الامرِ کُمْ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ لازماً قاعدہ کی رُو سے اُولِی الاَمْرِ اور کُمْ کے درمیان ایک مِنْ داخل کرنا پڑے گا اور 'تمہارا اولی الامر' کا عربی ترجمہ صرف یہ ہوگا اُولِی الاَمْرِ مِنْكُمْ کے درمیان ایک مِنْ داخل کرنا پڑے گا اور 'تمہارا اولی الامر' کا عربی ترجمہ صرف یہ ہوگا اُولِی الاَمْرِ مِنْكُمْ اور یہی قرآن کریم فرما رہا ہے۔

پس حیرت ہوتی ہے کہ جہاں قواعد اور سیاقِ عبارت کی رو سے مِنْكُمْ کا ترجمہ محض 'تمہارا' ہونا چاہیے وہاں تو اصرار ہے کہ نہیں، ہم یہاں لازماً 'تم میں سے' ترجمہ کریں گے۔ عربی گریمر جائے بھاڑ میں۔ اور جہاں ظاہر ہے کہ مِنْكُمْ کا ترجمہ لازماً 'تم میں سے' کرنا پڑے گا۔ ورنہ عبارت غلط اور لغو بن جاتی ہے، وہاں یہ بضد ہیں کہ ہم تو یہاں 'تم میں سے' کی بجائے 'تمہارا' ترجمہ کریں گے۔

پس ان مخالفین کا یہ اصرار عقل کے خلاف ہے۔ جس کو عربی کی بلکہ دنیا کی کسی زبان کی تھوڑی سی بھی سوجھ بوجھ ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ دونوں جگہ درست ہے۔

آیت زیرِ بحث میں 'اولی الامر' سے مراد حاکم ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس کا حاکم ہو؟ ظاہر ہے کہ جس حاکم کا تمہارے ساتھ تعلق نہیں ہے تم اس کی بات کیوں مانو؟ ہندوستان کے حاکم کی بات ہم کیسے مان سکتے ہیں جبکہ ہمارے ساتھ اس کا تعلق ہی نہیں۔ تو فرمایا مِنْكُمْ یعنی تمہارا حاکم ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر اس حاکم کی اطاعت فرض ہے جو تمہارا حاکم بنایا گیا ہے جب تک وہ تمہارا حاکم نہیں ہے تمہیں اس کی بات ماننے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے لیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کافی ہے۔

اولی الامر سے مراد حاکم وقت

اس مضمون کی مزید تصدیق اسی آیت سے ہوتی ہے اس کا باقی حصہ جو اس بحث کے دوران علماء نہیں پڑھتے یا پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یعنی پڑھتے تو ہوں گے مگر بحث کو یہیں تک محدود کر کے بات ختم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ آیت ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ پوری آیت یہ ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ

(النساء آیت: ۶۰)

یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حاکم کی بھی۔ لیکن اگر تمہارا اختلاف ہو جائے تو تنازعہ اللہ اور رسول کی طرف لوٹانا ہے (نہ کہ اولی الامر کی طرف) اب ساری بات کھل گئی ہے۔ اگر یہاں دینی حاکم مراد ہے تو اختلافات کی صورت میں دینی حاکم کے پاس معاملہ لوٹانا چاہیئے۔ اگر دینی حاکم مراد ہے، اسلامی حاکم مراد ہے تو جب اختلاف ہو اور عوام الناس اللہ تعالیٰ سے بات بھی نہ کر سکتے ہوں (ہمیں تو پھر بھی خدا نے موقع بخش دیا ہے ان کے ہاں تو وحی کلیۃً بند ہے) اس صورت میں فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ کا کیا مطلب ہوا؟ اور اِلَی الرَّسُوْلِ کا کیا مطلب ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہی نہیں اور اگر دینی تنازعہ ہو وہ تو ہوتا ہی قرآن اور حدیث پر ہے۔ پوچھیں کس سے؟ اگر اولی الامر سے مراد دینی حاکم تھا تو ظاہری طور پر یہ جواب آنا چاہیئے کہ جب تم آپس میں اختلاف کرو تو تمہارا دینی اولی الامر موجود ہے، اس کے پاس چلے جایا کرنا، وہ فیصلہ کر دیا کرے گا۔ پس جہاں فیصلے کا ذکر آیا یا قضیہ لے جانیکا سوال اٹھا وہاں صرف اللہ اور رسول کا ذکر فرمایا گیا اور اولی الامر کو کلیۃً نظر انداز کر دیا گیا۔ آخر کیوں؟ آخر سوچنا چاہیئے کہ اطاعت کے حکم میں تو اولی الامر بھی شامل ہے۔ تنازعہ کی صورت میں اس کا نام ہی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ غور کرنا چاہیئے کہ اس میں حکمت کیا ہے؟ وہ حکمت یہی ہے کہ اولی الامر سے مراد عام حاکم ہے نہ کہ دینی حاکم۔ پس جہاں دینی امور میں تنازعہ پیدا ہو یا ایک غیر مسلم حاکم سے اختلاف پیدا ہو جائے تو اس اختلاف کو حاکم کی طرف نہیں، بلکہ اللہ اور رسول کی طرف لوٹانا ہے اور شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا ہے۔

پس معنی یہ بنتے ہیں کہ اے مسلمانو! جب ہم تمہیں پابند کرتے ہیں کہ جو بھی تمہارا اولی الامر یعنی حاکم ہے اس کی اطاعت کرو۔ تو تم فکر مند ہو سکتے ہو کہ ایک طرف تو اللہ اور رسول کی اطاعت کا سوال ہے اور دوسری طرف حاکم کی اطاعت کا سوال ہے۔ اگر ان کا ٹکراؤ ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ یہ ہے اصل مضمون۔ فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ۔ جب ان حاکموں سے تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اللہ اور رسول کی بات ماننی ہے اور ان کی نہیں ماننی۔ وہاں تم ان حاکموں کی اطاعت سے آزاد ہو جاتے ہو۔ اس کے سوا اس آیت کا کوئی اور ترجمہ نہیں بنتا۔ یعنی اپنے حاکموں کی اطاعت کرو لیکن اگر وہ خلاف قرآن وسنت کوئی حکم دیں تو تم پر اُن کی اطاعت فرض نہیں۔

اس جگہ اللہ سے مراد کلام الٰہی اور رسول سے مراد کلام رسول یعنی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تنازعہ قرآن اور حدیث پر ہے ہی نہیں۔ ورنہ قرآن اور حدیث کی طرف لوٹانے کا کیا مطلب تھا؟ اگر قرآن اور حدیث کے مضمون پر ہی تنازعہ ہے تو پھر مسئلہ کس طرح حل ہوگا؟ کیونکہ دونوں فریق قرآن اور حدیث کی بات مان رہے ہیں۔ پس یہاں کسی دنیادار سے تنازعہ مراد ہے۔ یعنی جب ایسا تنازعہ ہو جس میں ایک طرف تو قرآن اور حدیث ہو جائیں اور دوسری طرف دنیا کی حکومت آجائے تو فرمایا فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اس صورت میں معاملہ اللہ اور رسول کے پاس لے جاؤ۔ اس وقت قرآن اور حدیث کی بات ماننی ہے اور حاکم کو بے شک چھوڑ دو۔

یہ ہے اصل مفہوم جس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں یہ آپ بھی اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، اپنے

عمل اور دعووں میں تضاد

پیدا کیا ہوا ہے اور سارے عالم اسلام کو بھی بھول بھلیوں میں ڈالا ہوا ہے۔ بیچارے حقیقتِ حال کو پاتے ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر نور بخشا۔ اس کے باوجود آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ اور اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اور اندھیروں کی پیداوار ظن ہوتا ہے۔ اندھیروں میں بھٹکنے والے ہمیشہ بدظنیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پہلے اندھیرا قبول کیا۔ اس کے بعد ہم پر بدظنیاں شروع کر دیں۔"

اطاعت کا تکرار

اس آیت کے متعلق جس کی پُر معارف تفسیر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی، ایک دوست کی طرف سے سوال ہوا کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ میں اطاعت کے تکرار کی کیا وجہ ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

"اس جگہ اطاعت کا تکرار زور دینے کی خاطر ہے اولی الامر کی اطاعت نسبتاً ہے یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت سے ادنیٰ درجے کی ہے اس لئے وہاں اس لفظ کی تکرار نہیں فرمائی۔ چنانچہ آیت نے اسی مضمون کو آگے جا کر کھولا ہے فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اولی الامر یہاں سے غائب ہے"۔

اسی سلسلہ میں ایک یہ سوال بھی ہوا کہ اگر غیر ملکی حکمران ملک پر قابض ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

فرمایا "قابض کیوں ہو؟ جب قابض ہو رہا تھا اس وقت غیرت کہاں گئی تھی"۔

پھر یہ سوال ہوا کہ اگر غیر اسلامی حکومت دینی فرائض کی ادائیگی کی اجازت نہ دے تو کیا کیا جائے۔

فرمایا "وہاں تو حکم واضح ہے فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ پھر معاملہ خدا اور رسول کے حکم کے تابع چلے گا۔ آپ نے اپنا حق وصول کرنا ہے اس لئے دکھ اٹھائیں یا ہجرت کر جائیں"

انبیاء کی تاریخ

ایک دوست نے عرض کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جو مبعوث ہوئے ان میں سے جن کی تاریخ کا ہمیں علم ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس جگہ ان کی زیادہ مخالفت ہوئی وہیں خدا نے انہیں غلبہ بخشا۔

حضور نے فرمایا کہ:

"ایک لاکھ چوبیس ہزار میں کتنے انبیاء کی تاریخ آپ کو معلوم ہے" انہوں نے جواباً عرض کی کہ صرف چند ایک کی۔ تو فرمایا "کیا وہاں آپ کا یہ پیمانہ درست نکل رہا ہے؟ حضرت نوحؑ کو کتنی تکلیفیں دی گئی تھیں"۔

سوال کرنے والے دوست نے جواب دیا کہ یہ تو سوچ کر بتانا پڑے گا۔ فرمایا "تو پھر سوال بھی سوچ کر کریں"۔ پھر فرمایا۔

"میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اوّل تو ایک لاکھ چوبیس ہزار میں اکثر تو ایک طرف رہے جو باقی ہیں ان کا بھی ہمیں کوئی تفصیلی علم نہیں، پھر دوسرے مذاہب کی تاریخ پر جب تک پورا عبور نہ ہو ہمیں ان کی تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکتا اور پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ اس تاریخ کا مطالعہ کیا سبق مہیا کرتا ہے۔ اس لئے جو سب سے پکی، سب سے ٹھوس اور یقینی تاریخ ہے یعنی کلام الٰہی، ہمیں وہاں تک محدود رہ کر بات کرنی چاہیئے ان معاملات میں باقی ذرائع کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں۔ جب آپ نظیر بناتے ہیں تو نظیر بنانے کا اصول یہ ہے کہ اس نظیر کی تفصیل سامنے موجود ہے مثلاً انسان یوں کرتا ہے اور ہمیں پتہ ہے کہ انسان یوں کرتا ہے لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا تو ہمیں پتہ ہی کچھ نہیں۔ اس لئے وہ نظیر نہیں بن سکتے۔ بات کو قرآن تک محدود رکھیں اور پھر سوال کریں۔ کیونکہ انبیاء کی جو نظائر آپ قرآن کریم سے لیں گے وہ یقینی اور قطعی ہوں گی۔

اسی دوست کی طرف سے اس سلسلہ میں یہ سوال ہوا کہ آپ کی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر کے مطابق صلح حدیبیہ فتح مبین تھی۔ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ تو فتح مبین، مدینہ میں ہوئی، حالانکہ آپؐ کی مخالفت مکہ میں ہوئی اور وہیں آپ کو تکلیفیں دی گئیں۔ لیکن مکہ بعد میں فتح ہوا؟

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

فتح عظیم روحانی غلبہ

"جہاں اِس فتح مبین کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی یہ ذکر بھی ہے کہ خدا تم سے اس سے بھی بڑی فتح کا وعدہ کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ (الفتح آیت: ۲۸)

فتح مبین، یعنی کھلی کھلی فتح کے بعد اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے کہ ہمیں تمہیں اس سے بھی بڑی فتح عطا فرمائیں گے جو اصل مقصد ہے۔ اس فتح کا نام ہم نے فتح مکہ رکھا ہوا ہے مگر اصل میں یہ فتح مکہ ہے ہی نہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء) ٹیریٹوریل گینز (TERRITORIAL GAINS) یعنی علاقائی فتوحات کا تصور خدا تعالیٰ کی سکیم میں موجود ہی نہیں۔ اس بڑی فتح کی یہ تشریح بیان فرمائی ہے کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ تم شرک پر غالب آجاؤ گے بُت خدا کے گھر سے نکل جائیں گے اور اُن کی جگہ خدا آجائے گا۔ اور توحید قائم ہوگی۔ تو اصل میں لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ کی فتح ہے جو ایک دینی فتح ہے نہ کہ علاقائی۔ چونکہ یہ واقعہ مکہ میں ہوا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے تاریخ نویسوں نے اس کا نام "فتح مکہ" رکھ دیا ہے مگر قرآن کریم میں اس قسم کی "فتح مکہ" کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اصل فتح جس کا ذکر ملتا ہے وہ یہی ہے کہ روحانی غلبہ ہوگا اور شرک جس کا گڑھ مکہ ہے، اس پر فتح حاصل ہوگی اور شرک کی جگہ توحید لے لیگی یہ ہے اس فتح کا مقصد۔ اور اسی سورۃ (الفتح) میں ذکر ہے کہ یہ بڑی فتح تو بعد میں آنے والی ہے۔"

دینی فلم کی نمائش

ایک دوست نے عرض کی کہ مسجد بشارت (سپین) کی فلم آگئی ہو تو دکھانے کا انتظام کیا جائے۔ حضور نے فرمایا۔

"وہ فلم آگئی ہے انشاء اللہ دکھانے کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کی مزید کاپیاں تیار کرائی جائیں گی۔ آپ خرید بھی سکتے ہیں" اس قسم کی دینی فلم دکھانے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی پابندی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"گورنمنٹ کی طرف سے قانوناً کوئی ایسی پابندی نہیں ہے لیکن ہر آدمی کو یہ سوچ لینا چاہیئے کہ قانون خواہ کچھ بھی ہو، اس پر عمل کرنے والے جب تک دیانتدار نہ ہوں ہر قسم کے خطرات رہتے ہیں اس لئے کسی ملک میں جب تک قانون کی صحیح تنفیذ کی ضمانت نہ ہو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی کو کس حد تک قانونی تحفظات حاصل ہیں۔

اس موقع پر لاہور کے ایک دوست نے بتایا کہ اسی قسم کا واقعہ لاہور میں بھی پیش آچکا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"ابھی ایک دوست نے سوال کیا تھا کہ دینی فلمیں دکھانے کی اجازت ہے کہ نہیں؟ میں نے کہا تھا اجازت ہونا اور بات ہے اور اس اجازت کے بعد مختلف جگہ کے حکام کس طرح عملدرآمد کرتے ہیں یہ بالکل اور سوال ہے ہم بہت سی جگہوں پر پاکستان میں دینی فلمیں دکھاتے ہیں ملک کی بھاری اکثریت شریف لوگوں پر مشتمل ہے اکثر میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت رکھی ہوئی ہے وہ کوئی اعتراض نہیں کرتے اور شوق سے حصہ بھی لیتے ہیں۔

بعض جگہ مثلاً لاہور جیسے شہر میں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ وہاں ہمارے مربی کو پکڑا جبکہ وہ دینی فلمیں دکھا رہے تھے۔ پھر ناجائز طور پر ان کو زدوکوب بھی کیا اور ساری فلمیں ضبط کر لیں۔ جب واپس کیں تو کچھ رکھ لیں۔ اور کچھ واپس کر دیں۔ وہ فلمیں وی سی آر کی تھیں جو بار بار استعمال ہو سکتی ہیں اب پتہ نہیں وہ ان فلموں کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ وہی دینی مناظر دیکھتے ہیں یا کچھ اور دل پسند چیزیں بھر کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

پس معاشرہ کے بگڑنے پر جو جائز ہے وہ ناجائز ہو جاتا ہے اور جو ناجائز ہے وہ جائز قرار پاتا ہے۔ دنیا میں ایسے انقلابات بھی ہو جاتے ہیں کہتے ہیں

کچھ ان کے آتے ہی ساقی کے ایسے ہوش اڑے
شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشے میں

تو بعض دفعہ جب اسی طرح انسانوں کے ہوش اڑ جاتے ہیں، تو اسی قسم کے اُلٹ پلٹ مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے ہمیں کسی ایسے ردِ عمل کی ضرورت نہیں جو ملک کے حالات کو، جو پہلے ہی خراب ہو رہے ہیں، اور زیادہ خراب کرنے کا موجب بنے اگر کوئی ہمارے حقوق غصب کرتا ہے تو کرتا رہے ہمارے حقوق اللہ ہمیں عطا کرے گا یہاں غصب ہوتے ہیں تو خدا دوسری جگہ عطا فرما دیتا ہے اس کے ہاں کمی نہیں ہوگی اس لئے صبر اور دعا سے کام لینا چاہیئے۔"

خواب اور اُس کی تعبیر

ایک دوست نے اپنی خواب بیان کی۔ حضور نے اس کے متعلق فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اس میں تبلیغ پھیلنے کی طرف اشارہ ہے احمدیت کی مٹھاس جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں دکھائی گئی ہے، اس میں انفرادی تبلیغ کیطرف اشارہ ہے کہ لوگ پھیلیں گے اور دوسروں کو احمدیت کے متعلق بتائیں گے۔"

ایک اور دوست نے اپنی خواب بیان کی جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صلح حدیبیہ ہوگی۔ انہوں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ۱۹۸۴ء کے حالات کی طرف اشارہ ہے اس کے متعلق حضور نے فرمایا۔

"اللہ مبارک کرے۔ یہ تعبیر بالکل صحیح ہے۔"

پھر فرمایا۔

صلح حدیبیہ کی روح

"اور صلح حدیبیہ کی اصل روح یہ ہے کہ انتہائی مشتعل جذبات پر بھی خدا کی خاطر قابو پانا ہے اور امن کی حالت کو جنگ کی حالت میں نہیں بدلنے دینا اور اس کے نتیجے میں اتنا فضل نازل ہوا کہ دیکھتے دیکھتے سارا عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ صلح حدیبیہ کی برکت تھی۔"

ہر قوم کی طرف نبی آئے

سوال ہوا کہ حضرت کرشنؑ کے متعلق جو عام تاثر پایا جاتا ہے وہ بہت بھیانک ہے اس صورت میں ان کو کیسے نبی تسلیم کیا جائے؟ حضرت اقدس نے فرمایا۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ نبی مانتے ہیں یا نہیں؟ ان کے متعلق عیسائیوں میں کیا تاثر پایا جاتا ہے؟ کیا وہ بھیانک نہیں ہے؟ پھر آپ انہیں نبی کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ فرمایا

ہم انہیں یعنی حضرت کرشنؑ کو اس لئے نبی مانتے ہیں کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر آیت ۲۵)

دوسری جگہ آتا ہے کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ہم نے اپنا رسول نہ بھیجا ہو۔

تو یہ جو اصولی قانون ہے اگر یہ سچا ہے اور واقعی سچا ہے تو دنیا کے ہر دے پر ہر قوم میں ہمیں نبی نظر آنے چاہئیں، نذیر نظر آنے چاہئیں اور رسول نظر آنے چاہئیں مگر سوائے مڈل ایسٹ یعنی مشرق وسطیٰ کے کہیں نظر نہیں آتے۔ اگر کسی جگہ نظر آتا ہے تو خدا بنایا ہوا نظر آتا ہے یا کوئی بُت بنایا ہوا نظر آتا ہے اور کچھ اور شکلیں نظر آتی ہیں اس لئے صاحب فہم مسلمان کا فرض ہے کہ یا تو یہ تسلیم کرے کہ یہ ان کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بگڑی ہوئی ایک شکل ہے اور اصل میں وہ پیغمبر اور نذیر ہی تھے یا یہ مانے کہ نعوذ باللہ قرآن ہے ہی غلط۔

کہیں اور کوئی نذیر آیا ہی نہیں جبکہ قرآن دعویٰ کر رہا ہے کہ ہر جگہ آئے ہیں۔ اس لئے پہلے عقیدے کو ماننے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں اور یہی احمدیت کا عقیدہ ہے کہ بدھ، کنفیوشس اور کرشن وغیرہ ہم سارے وہی نذیر اور رسول ہیں جن کے متعلق قرآن کریم میں ذکر ہے کہ خدا نے ہر قوم اور ہر خطے میں رسول بھیجے ہیں۔ یہ اسی طرح کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں جس طرح عیسائیت کا عیسیٰ آج ایک بگڑی ہوئی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ ہم اس بگڑی ہوئی شکل کو نہیں مانتے ہم تو پاکیزہ شکل کو مانتے ہیں جو ہر نبی کی مشترک شکل ہے یعنی وہ خدا کے عاجز بندے اور اس کے رسول ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔"

"علیہ السلام" کا استعمال

ایک نوجوان نے عرض کی کہ غیر از جماعت دوستوں کیطرف سے سوال کیا جاتا ہے کہ جب کنفیوشس نبی نہیں ہیں تو پھر ہم ان کے نام ساتھ "علیہ السلام" کیوں کہتے ہیں؟

حضور نے فرمایا۔

"ہم احمدی کنفیوشس کو "علیہ السلام" اس لئے کہتے ہیں کہ ہم ان کو نبی مانتے ہیں"

پھر فرمایا:۔

"اصل بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام کے ساتھ احادیث میں ہر جگہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آتا ہے اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام یا دیگر گزشتہ انبیاء کا ذکر کیا تو "علیہ الصلوٰۃ" یا "علیہ الصلوٰۃ والسلام" استعمال فرمایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک شرعی اصطلاح بن گئی ہے۔ ویسے عمومی رنگ میں جب ہم دعا کرتے ہیں تو ایک دوسرے پر سلام اور صلوٰۃ بھی بھیجتے ہیں۔ نماز میں بھی مومنوں کے لیے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ آپ روزانہ نماز میں کہتے ہیں کہ ہم پر بھی سلام ہو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اس طرح چلتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ قبروں کی زیارت کریں تو السلام علیکم کہتے ہیں اسی طرح سلام بھیجنے سے یہ سارے لوگ نبی تو نہیں بن جاتے۔ لیکن جب کسی کا نام لے کر یہ الفاظ کہتے ہیں کہ علیہ السلام تو یہ ایک اصطلاح بن جاتی ہے۔ اس لئے وہ ٹھیک کہتے ہیں کہ عمومی تاثر یہی پڑتا ہے کہ جس کے لیے "علیہ السلام" استعمال کیا جائے وہ نبی ہے سوائے اس کے کہ کہنے والا کہے کہ میں ان معنوں میں نہیں کہتا صرف دعا کے طور پر کہتا ہوں۔

اسی سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"میں نے بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اپنا مسلک یہ تھا کہ گزشتہ انبیاء کے ذکر کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا علیہ السلام، اس قسم کے دعائیہ کلمات استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اسی سے استنباط کر کے مسلمانوں میں یہ بات رواج پکڑ گئی ہے کہ یہ الفاظ عموماً انبیاء کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے جو بات جاری ہو چکی ہو وہ ایک اصطلاحی رنگ اختیار کر جاتی ہے۔ پس یہ درست ہے کہ ان الفاظ کا استعمال بالعموم انبیاء کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے لیے یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ فلاں حدیث میں لکھا ہوا ہے کہ جب کسی کے نام کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام لگا ہوا ہو تو وہ نبی ہوگا۔ ایسی کوئی حدیث میرے علم میں نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوستوں کیلئے ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لیے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں وہاں بعض شرپسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

احباب جماعت کو اپنے فائدہ کے لیے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے:۔

- جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔
- اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان، کپڑے یا زیور نہ لائیں۔
- اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لئی سے چسپاں کریں۔
- گاڑی پر چڑھتے یا اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ۔ صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستہ میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ کریں۔
- بچوں کو زیور نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔
- اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کیلئے بچہ کا نام مع ولدیت اور پورا پتہ لکھکر یا تو بچہ کی جیب میں ڈالدیں یا اس کے بازو پر باندھ دیں۔
- آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کے حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس نمبر نہ ہو۔ اپنے سامان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کوئی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔
- جہاں آپ کا قیام ہو جلسہ میں جانے سے پہلے اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں۔ نیز قیامگاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔
- ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے اسی وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اسٹیشن نیز بسوں کے اڈہ یا جہاں کہیں بھیڑ ہو پوری تسلی۔ اطمینان اور وقار سے کام لیں۔ ایسے موقع پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔
- اپنی جیبوں سے تمام روپے عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں۔ نہ اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں تمام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔
- مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔
- دوران قیام ربوہ پہاڑوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔
- اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور نرمی اور محبت سے اسے سمجھائیں۔
- سفر کے دوران متواتر استغفار، درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی۔ پاکستان کے استحکام اور اسلام کی ترقی کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔
- جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لیے شب و روز کوشاں ہوں گے۔
- جلسہ کے اوقات میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گزاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔
- امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران بھی کھلا رہتا ہے اس لیے دوست ضرورت کے وقت دفتر تشریف لا سکتے ہیں۔
- کوئی دوست اپنے ہمراہ اپنا اسلحہ نہ لاویں۔ (ناظر امور عامہ)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ رجوعہ کی یاد میں

ایک بہت پیاری روح جو جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل چھالیہ ضلع گجرات کا ستون کہلا سکتی تھی ۱۶ نومبر ۱۹۸۲ء کو وفات پا گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو چھالیہ کے ایک چھوٹے سے قصبہ رجوعہ میں پیدا ہوئے تھے آپ نے احمدیت میں آنکھ کھولی آپ کے دادا حضرت چوہدری بدھا خان صاحب حضرت اقدس ... کے صحابی تھے اور آپ کے والد محترم چوہدری غلام رسول صاحب ابھی آپ ساتویں جماعت کے طالب علم تھے تو وفات پا گئے آپ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے آپ کے دادا نے آپ کے والد محترم کے وفات پا جانے پر بھی آپ کی تعلیم جاری رکھی اور آپ کو میٹرک تک تعلیم دلائی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اپنے زمیندارہ کاروبار میں لگ کر اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دیں آپ کو شروع ہی سے جماعتی کاموں میں حصہ لینے کا از حد شوق تھا آپ اپنے زندگی کے مختلف دوروں قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری مال و زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت احمدیہ کے عہدوں پر کام کرتے رہے اور زندگی کے آخری لمحات تک زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت احمدیہ رجوعہ کی ذمہ داریوں پر فائز رہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ رجوعہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کی بنیاد رکھی اور آپ کی زیر نگرانی جماعت احمدیہ رجوعہ میں پانچ سالانہ تربیتی کلاسز تحصیل چھالیہ کی سطح پر منعقد ہو چکی ہیں آپ کو خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے از حد محبت تھی آپ خدام بھائیوں سے خطاب کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خدام الاحمدیہ کا ماٹو یہ ہونا چاہیئے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پھیلاؤں گا۔

مرحوم نے اپنی یادگار خاکسار سمیت پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں خاکسار احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے ابا جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے ہم سب کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو خاکسار تمام بھائی بہنوں سے بڑا ہے دعا کریں خدا تعالیٰ مجھے اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے تمام بھائیوں بہنوں کی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صفدر علی وڑائچ جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل چھالیہ ضلع گجرات)

ہمارا جلسہ سالانہ / مخلصین ربوہ کے لیے خدمت کا انمول موقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضاکارانہ خدمت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس خدمت کو معمولی مت سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت ان چند دنوں کو خدا کے لیے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے۔ جو آپ نے برداشت کرنی ہے، لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ تصور ہی نہیں کر سکتا۔"

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ۲۴ گھنٹے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمانوں کی خدمت میں گذار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ) کی کل آمد پر شرح کے مطابق ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت وقفِ جدید کا چندہ جلد ادا فرمائیں۔

ناظم مال وقف جدید
ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ سے اجتماع کے موقع پر خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقع پر ساری دنیا کی احمدی خواتین کے لئے ایک عالمگیر منصوبہ پیش فرمایا تھا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اسے کتابچہ کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ ہر لجنہ اسے منگوا کر مفت تقسیم کرے اور کوشش کرے کہ ہر احمدی بہن کے گھر میں یہ کتابچہ پہنچ جائے تاکہ کوئی احمدی بہن ایسی نہ رہے جس کو اس کے مضمون کا علم نہ ہو۔ آپ کی طرف سے معینہ تعداد کا علم ہونے پر رسالہ آپ کو بھجوایا جائے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والی صدریں اپنی اپنی تعداد کے مطابق رسالہ لے جائیں یعنی گھروں کی تعداد کے مطابق۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ڈرائیور برائے دفتر انصار اللہ مرکزیہ

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ایک تجربہ کار محنتی اور دیانتدار ڈرائیور کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں معہ تصدیق صدر/امیر ضلع ۱۵ دسمبر ۸۲ء تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اطفالُ الاحمدیہ توجہ کریں

مجالس کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ابنِ عربی" رکھا گیا ہے۔ آپ کے متعلق چند باتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) آپؒ کا گھرانہ اندلس (سپین) میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جانے پر وہاں جا بسا تھا۔
(۲) آپؒ "شیخ اکبر" کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔
(۳) آپ ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ کو اندلس کے ایک شہر مرسیہ میں پیدا ہوئے۔
(۴) آپؒ کے والد اور چچا، بڑے صوفی منش لوگ تھے۔ اور خاص شہرت رکھتے تھے۔
(۵) آپؒ اندلس (سپین) کے مشہور صوفی بزرگ اور عالم تھے۔
(۶) آپؒ کو تصوف، الٰہیات اور فلسفے میں ایک بلند مقام حاصل ہے
(۷) آپؒ نے ۷۸ سال کی عمر پائی اور ۲۸ ربیع الآخر ۶۳۸ھ ۱۲۴۰ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کیا۔ (نائب سیکرٹری تعلیم)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندوں کی جملہ رقوم۔ بنک ڈرافٹ چیک مع تفصیل افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام آنے چاہئیں۔ ناظر بیت المال آمد یا کسی اور ادارہ کے نام ایسی رقوم نہ بھجوائی جائیں۔
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

قائدین اضلاع اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ مجالسِ اطفال و ناصرات میں چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال کی جسقدر بھی وصولی ہو وہ ساتھ کے ساتھ مرکز پہنچتی رہے وصول شدہ چندے فوری طور پر مرکز کو ارسال کر دیئے جائیں خواہ ان کی مقدار کتنی ہی کم کیوں نہ ہو (جزاکم اللہ احسن الجزاء) ..... (سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناشکری نہیں کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ کے فضل اس کثرت اور تواتر سے نازل ہو رہے ہیں کہ اس کے فضلوں کی بارش رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں ان فضلوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے اور ہر وہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کر دینی چاہیئے جس کا غلبۂ دینِ حق کی مہم مطالبہ کرتی ہے۔"
(بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)
اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان برائے کلرک دفتر لجنہ مرکزیہ

دفتر لجنہ مرکزیہ میں ایک لیڈی کلرک کی ضرورت ہے تعلیم بی۔اے سے کم نہ ہو خوشخط ہو۔ چٹھیوں کے جواب خوش اسلوبی سے دے سکتی ہو اپنے محلہ کی صدر لجنہ سے تصدیق کروا کر درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔
(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

اہالیانِ ربوہ متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک شعبہ خدمتِ خلق کے تحت ربوہ کے مستحق مریضوں کے لئے فری ڈسپنسری کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ ڈسپنسری ہفتہ میں دو دن یعنی جمعرات اور جمعہ کو مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب کے مکان پر ہوا کرے گی۔ ربوہ کے مستحق مریضان اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اوقاتِ کار موسم سرما: بروز جمعرات ۴ تا ۷ بجے شام
بروز جمعہ صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر

مہمانانِ کرام اور اہالیانِ ربوہ کی خدمت میں

ایک ضروری گذارش

آئندہ کچھ دنوں تک انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی آمد شروع ہو جائے گی اور ربوہ کی بجلی کی ضرورت پہلے سے کئی گناہ بڑھ جائے گی۔ گھروں میں۔ اداروں میں بھی اور جلسہ سالانہ کے انتظامات مثلاً لنگروں وغیرہ میں بھی۔

ان امور کے پیشِ نظر اہالیانِ ربوہ اور مہمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ بجلی کے استعمال میں ہر ممکن احتیاط کریں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ کم از کم بلب جلائے جائیں بلا ضرورت بلب جلتا نہ رہنے دیا جائے۔
۲۔ گھروں دوکانوں اور اداروں میں ۴۰ واٹ سے بڑے بلب استعمال نہ کئے جائیں۔
۳۔ بجلی کے ہیٹر کے استعمال سے حتی الوسع اجتناب کیا جائے اس کی بجائے کوئلہ یا لکڑی استعمال کریں۔
۴۔ گھروں میں لالٹینوں اور موم بتی کا انتظام کر لیا جائے جو بجلی بند ہونے کی صورت میں استعمال کیا جا سکے۔
۵۔ دوکاندار حضرات فروخت کیلئے مٹی کا تیل اور موم بتی کا وافر سٹاک رکھیں۔
۶۔ دوکاندار حضرات اپنی دوکانوں کیلئے کیس لیمپ مہیا کریں۔
۷۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب احتیاطاً اپنے ساتھ ٹارچ لیتے آئیں۔
۸۔ آرائشی روشنیاں حتی الوسع نہ لگائی جائیں۔
۹۔ ربوہ اور گردونواح کے ٹیوب ویل غیر ضروری طور پر استعمال نہ کئے جائیں۔
(ناظم روشنی جلسہ سالانہ ربوہ)

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ "خود کام کرنا" ہے۔ "مہتمم تحریک جدید"

حسبِ سابق امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ کا جنوری ۱۹۸۳ء کا شمارہ سالانہ نمبر ہوگا
منیجر خالد ربوہ

اعلانِ دارالقضاء

مکرم مولوی محمد صاحب (بنگالی) نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محمد موسیٰ صاحب وفات پاگئے ہیں قطعہ ۳۵/۵۴ واقع محلہ دارالعلوم ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے بوقت وفات میرے علاوہ مرحوم کے ورثاء ایک بیوہ دو بیٹیاں اور ایک بھائی تھے۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ ہم وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

مکرم صاحبہ بی بی صاحبہ سکنہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب وفات پاگئے ہیں قطعہ ۲۲ واقع محلہ دارالعلوم غربی رقبہ ۱۰ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے اس طرح ایک مکان واقع پنڈی بھٹیاں بھی مرحوم کے نام ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

۱:۔ دوست محمد صاحب ۲:۔ حکیم محمد یعقوب صاحب ۳:۔ محمد اسلم صاحب ۴:۔ محمد صادق صاحب پسران مرحوم (۵) نسیم اختر صاحبہ دختر مرحوم۔

استدعا ہے کہ ترکہ مذکورہ ہم وارثان میں بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

قائدین کرام و سیکرٹریان جماعت ہائے احمدیہ

"وقف جدید دفتر اطفال کا جو چندہ بھی وصول ہو ساتھ ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ارسال کرتے جائیں۔ خواہ یہ رقم چند روپوں پر ہی مشتمل ہو۔ تاصحیح صورتحال سامنے آسکے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ اشیاء کے متعلق

ضروری اعلان

پہلے بھی کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ جس دوست کو کوئی گمشدہ چیز ملے وہ فوری طور پر دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر رسید حاصل کرلے دفتر صدر عمومی ان اشیاء کی تشہیر کرکے جس کی یہ چیز ہوگی اس تک پہنچا دے گا کسی قسم کی گمشدہ کوئی چیز کوئی بھی دوست اپنے پاس نہ رکھے آئندہ اس کا پورا خیال رکھا جائے نیز جلسہ سالانہ کے دنوں میں گمشدہ اشیاء کے لئے الگ انتظام ہوتا ہے ان دنوں وہاں اس کی اطلاع دیا کریں۔

(صدر عمومی و کل صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید ناصرات

وقفِ جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جاتا ہے گنتی کے چند روز باقی ہیں لیکن اب بھی موقعہ ہے سیکرٹریان ناصرات انتہائی کوشش کو بروئے کار لاکر اپنی ناصرات کا چندہ "شعبہ ناصرات" لکھ کر جلد از جلد مرکز کو ارسال کردیں تاکہ مقررہ ٹارگٹ پورا ہو سکے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے
اور اموال کو بڑھاتی ہے

دعائے مغفرت

● اخویم مکرم مبشر الرحمان لودھی قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ کینٹ کے والد محترم حمید اللہ خاں صاحب لودھی ۳۰ نومبر کو بقضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ یہ ہمارے قائد صاحب کے لئے دو ماہ میں دوسرا صدمہ ہے اس سے قبل آخر ستمبر میں اُن کی والدہ صاحبہ بھی انتقال کر گئی تھیں۔ دونوں میاں بیوی نہایت صاف گو اور پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو تھے۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم دونوں کو اپنے فضل و کرم سے بلند درجات عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔ آمین

(محمد رشید ارشد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ)

● میری چھوٹی ہمشیرہ مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ ایک طویل عرصہ تک بعارضہ فالج بیمار رہ کر ۲۸ نومبر ۱۹۸۲ء کو موضع جھنگاں والی ضلع گوجرانوالہ میں فوت ہو گئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ بہت ہی مخلص احمدی تھیں تمام عمر باقاعدہ صوم و صلوٰۃ کی پابند رہیں اور باوجود غیر احمدی ماحول میں رہنے کے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہت مضبوط اور پختہ رکھا وہ پیدائشی احمدی تھیں ۵۳ء اور ۷۴ء میں نہایت جرأت کے ساتھ اپنی احمدیت کا اظہار کیا اور باوجود مخالفت کے پورے اخلاص کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہ کر اپنی زندگی بسر کی اور ہر طرح وفاداری کا نمونہ دکھایا وفات کے وقت ان کے پاس کوئی احمدی موجود نہ تھا اور نہ ہی کسی احمدی رشتہ دار کو ان کی وفات کا علم ہوا۔ احباب کرام کی خدمت میں نہایت ہی انکسار کے ساتھ جنازہ غائب ادا کرنے کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے آمین

(محمد ابراہیم شاد، زعیم انصار اللہ چھوچک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

گمشدہ رسید بک

"مجلس خدام الاحمدیہ گوجر خاں ضلع راولپنڈی کی رسید بک نمبر ۱۳۱۱۷ گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرماویں"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

گمشدہ گھڑی

میری گھڑی سیکو جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ ربوہ میں وضو کرتے وقت رہ گئی ہے جس دوست کو بھی اس کے بارے میں علم ہو وہ مہربانی فرما کر اس پتہ پر اطلاع دے

(نور احمد ساجد محلہ دارالرحمت وسطی مکان ۳۱۳۔ ربوہ)

آنکھوں کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے۔
سرمہ طفیل نظر کو تیز کرتا ہے
قیمت ۱۲/ روپے۔ کے ساتھ ساتھ کامیاب دوا عورتوں کے لئے خوشخبری۔
پیٹرو لیکوریا
ملیریا شافی۔ عرق نور پیٹ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے
حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی جرمنی رجسٹرڈ نمبر H-4591
حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس ہاجرہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

لیکورین سیرپ سفوف
لیکوریا کا مکمل علاج کورس ۳۰/
ساجد دواخانہ ربوہ

پندرھویں صدی
کے دوسرے
جلسہ سالانہ
میں شمولیت کا ارادہ آپ کو
مبارک ہو
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ۔ ربوہ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)

قادیان کا قدیمی
محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب
گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ
شاہد شاپنگ سنٹر
بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

لاہور جانے کی ضرورت نہیں
جدید ترین آٹومیٹک پلانٹ پر اعلیٰ ترین معیار کی ڈرائی کلیننگ
نیو وے ڈرائی کلینرز
اقصیٰ روڈ — ربوہ

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
ہاضمون گھر کا ڈاکٹر پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے
نصرت دواخانہ
بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

چہرے کی خوبصورتی کے لئے
نظام کریم
دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم میاں نور محمد صاحب پونچھی درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ ڈاک اطلاع دی ہے کہ مکرم میاں نور محمد صاحب پونچھی درویش قریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد ۱۴/۱۵ اکتوبر کی درمیانی شب وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

مکرم میاں نور محمد صاحب ابن شیخ فضل احمد صاحب ۱۹۱۱ء میں بمقام سربگلے ڈاکخانہ و تحصیل باغ ضلع پونچھ پیدا ہوئے تھے دیہاتی ماحول ہونے کیوجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ تقسیم ملک سے کافی عرصہ پہلے اپنے بڑے بھائی مکرم شیر محمد صاحب کے ساتھ قادیان میں آکر آباد ہو گئے تھے۔

جن دنوں قادیان میں ابھی بجلی نہیں آئی تھی دونوں بھائی ٹاؤن کمیٹی کے ماتحت اندرون قصبہ اور بیرونی محلہ جات میں لیمپ روشن کرنے کی ڈیوٹی ادا کرتے تھے اور بڑے بازار کی بعض دکانوں پر پہرہ بھی دیتے رہے اس آمد سے دونوں بھائی اپنا گذارہ کرتے تھے میاں نور محمد صاحب نے چند سال ملٹری کی بھی سروس کی تھی۔ ۴۵ء میں وہاں سے ریٹائر ہو کر پھر قادیان اپنے بھائی کے پاس آ گئے تقسیم ملک کے وقت دونوں بھائیوں نے شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس لئے ان کا نام بھی ابتدائی درویشوں میں شمار کیا جاتا ہے ان پُر آشوب اور خطرناک ایام میں بڑے صبر و استقلال سے وقت گزارا اور کبھی کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور سادہ مزاج درویش تھے جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر نے باقاعدہ کام شروع کر دیا تو انہیں بھی خدمت کا موقع دیا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات میں بطور مددگار کارکن بڑے خلوص محنت اور وفاشعاری کے ساتھ مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔

امارت مقامی قادیان نے کوشش کر کے ان کی شادی کیرنگ (اڑلیہ) میں ایک مخلص گھرانہ میں کروا دی۔ جس سے تین خورد سال بچیاں اور ایک بچہ ان کی یادگار ہے۔

قریباً ایک سال ہوا ان کے جسم کے نچلے حصہ میں فالج کا حملہ ہوا تھا مقامی طور پر ان کے علاج معالجہ کی پوری کوشش کی جاتی رہی مگر اس سے چنداں افاقہ نہ ہوا۔ آخر وقت مقدر آ پہنچا۔ اور ۱۴/۱۵ اکتوبر کی درمیانی شب اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

بوقت وفات ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشاں میں مدفون ہوئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ درویش مرحوم کے درجات بلند کرتا جائے۔ ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمت درویشاں ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ جماعتِ احمدیہ پاکستان کے امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔ براہ کرم درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ دیں۔

۱۔ وقفِ جدید کی جملہ مدات کے چندوں کی ادائیگی کی سو فیصد وصولی کے لیے احباب جماعت سے فوری رابطہ فرمائیں اور وقف جدید کی وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں فوراً جمع کرائیں۔ تفصیل کی ایک نقل براہ راست دفتر وقف جدید کو بھی ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ

۲۔ والدین اپنا چندہ وقف جدید ادا کرتے ہوئے اگر کہیں کہ اس میں ان کے بچوں کا چندہ بھی شامل ہے تو بچوں کی رقوم رسید میں الگ لکھی جائیں۔ (ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا

• میرے والد مکرم حکیم نصیر احمد صاحب نئی آبادی گل روڈ گوجرانوالہ کا اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے اپریشن کامیاب ہو گیا ہے الحمدللہ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد انہیں کامل صحت عطا فرمائے

(نصرت اختر دارالنصر غربی ربوہ)

• خاکسار کے چچا جان کئی دن بعارضہ خونی پیچش شدید بیمار رہے ہیں۔ انتہائی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبدالحفیظ خالد مکان نمبر ۱۳/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ)

قابلِ تقلید

ایک دوست نے اپنا وعدہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ دس ہزار مکمل ادا کر کے وعدہ میں مزید ۵۰ فیصد اضافہ کر دیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا کریں کہ اس دوست کے مال میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت معلّمین

نظارت ہذا کو ایسے معلموں کی ضرورت ہے جو ناظرہ اور ترجمہ قرآن مردوں اور عورتوں کو پڑھا سکیں۔ خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار اصحاب اپنی تعلیم و عمر لکھیں اور صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ارسال فرماویں۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ۔ ربوہ)

ماہنامہ: تشحیذ الاذہان ربوہ

کے سالانہ چندہ میں اضافہ زیر غور ہے

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی آگاہی کے لیے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان چند سالوں میں خسارے میں جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ گرانی اور آفسٹ کتابت و طباعت وغیرہ کے اخراجات کو تشحیذ الاذہان کے سالانہ چندہ پندرہ روپے سالانہ سے پورا کرنا ممکن نہیں رہا۔

ہم یہ رسالہ صرف اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے شائع کر رہے ہیں۔ اس لیے کئی سال سے خسارے اور مالی تنگی کے باعث بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کے اخراجات کو پورا کر رہی ہے اور اب جب اس کے اخراجات کو پورا کرنا اور موجودہ معیار کو برقرار رکھنا مشکل ہو چکا ہے اور سالہا سال کے اخراجات کی زیادتی اور آمد کی کمی کے باعث قرض کا بوجھ بہت بڑھ چکا ہے تو مجبوراً محترم صدر صاحب کی منظوری سے قائدین مجالس قائدین اضلاع و علاقہ۔ خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ان کی آگاہی کے لیے یہ معاملہ پیش ہے کہ اس رسالہ کی قیمت کے اضافہ کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

موجد پائلز کیور کی پیشکش

Respiratory System نظامِ تنفس

کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری ادویات کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

دمہ Asthma Course Rs. 40/-

نزلہ حلق Catarrh Cure Rs. 15/-

پرانا زکام Cold Cure Rs. 15/-

مزمن کھانسی Cough Cure Rs. 15/-

نیز ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی کیورز (CURES) مارکیٹ سے ۱۵/- فی کیور۔ ڈاک پارسل سے ۵/- مزید۔

براہ راست آسٹے ولٹر بچر مفت

رکیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ میڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۹۰۷

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا عطا کردہ

مجرب نسخہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

امراض چشم کا شافی علاج اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھتا ہے۔

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

امراض چشم اور آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے تحفہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

دفتر ۵۲۱ ریلوے روڈ رحمت بازار

فون گھر ۴۳۱ بالمقابل ریلوے سٹیشن ربوہ کو یاد رکھیں